ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

قرآنِ کریم کی صداقت پر مغربی مفکرین کی علمی آراء: ایک تحقیقی جائزہ

" SCHOLARLY WESTERN PERSPECTIVES ON THE AUTHENTICITY OF THE QUR'AN: AN ANALYTICAL AND RESEARCH-BASED STUDY"

Moazzam Ali Idrees
PhD Scholar, Department of Usooludeen (Tafseer), IIUI Islamabad.
mouzzam275.edu@gmail.com
Awais Idrees asim
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
avish766@gmail.com
Muhammad Aqib
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
aqib.ch707@gmail.com

Abstract:
This research examines the authenticity and truthfulness of the Holy Qur'an through the lens of Western thinkers, philosophers, and contemporary scholars. While many Orientalists have historically approached the Qur'an from a critical standpoint, modern Western intellectuals increasingly acknowledge its linguistic excellence, historical reliability, moral framework, and transformative impact on human civilization. This study evaluates various Western perspectives—supportive, neutral, and critical—through a thematic and analytical method. Drawing from classical Orientalist writings as well as modern academic research, the article highlights the intellectual curiosity, philosophical engagement, and evolving attitudes toward the Qur'an in the Western world. The findings reveal that despite ideological differences, many Western scholars recognize the Qur'an as a profound text with enduring spiritual, ethical, and socio-intellectual relevance. Recommendations are offered for promoting balanced and academic dialogue between Islamic and Western scholarship.

Keywords: *Qur'an Authenticity, Western Thinkers, Orientalism, Qur'anic Studies, Islamic Thought, Historiography, Modern Scholarship, Qur'anic Linguistics, Western Philosophy.*

تمہید

کوئی بھی کتاب اس درجے کے اثرات نہیں چھوڑ سکی جو ہم قرآنِ عظیم کے اثر میں دیکھتے ہیں۔ یہ وہ اثر ہے جو نہ صرف ماضی کی زندگی پر محیط ہے بلکہ آج کے دور کے معاصرین پر بھی اپنا اثر رکھتا ہے۔ یہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کی زندگی میں نئی روح پھونک سکے، چاہے وہ لوگ اس کی زبان اور پیغام کو مکمل طور پر نہ سمجھتے ہوں۔ اس کے باوجود، یہ ان کے دلوں میں گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ اس میں مخاطبین کے لیے زبردست پیغام ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً - قُلِ اللّٰهُ- شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ- وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي- قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَاِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴾[1]

"کہہ کون سی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے؟ کہہ اللہ میرے درمیان اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اسے بھی جس تک یہ پہنچے، کیا بیشک تم واقعی گواہی دیتے ہو کہ بیشک اللہ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں؟ کہہ دے میں (یہ) گواہی نہیں دیتا، کہہ دے وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں اس سے بری ہوں جو تم شریک ٹھہراتے ہو۔"

مغرب اور مشرق میں بہت سے غیر مسلم اس عظیم کتاب سے متاثر ہوئے، اور انہوں نے زبان، تاریخ اور جغرافیائی سرحدوں کو عبور کر کے اس کا مطالعہ کیا۔ بعض نے اسلام قبول کر لیا جبکہ کچھ راستے میں رک گئے۔ یہ سب قرآن کی اس سچائی کا مظہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمائی ہے:

---

[1] الانعام:19

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ- وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾[2]

”وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی، اسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے کچھ لوگ یقیناً حق کو چھپاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں۔“

ہاں ہم کچھ ایسے لوگوں کے اقوال ذکر کریں گے جو قرآن سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے دین پر رہتے ہوئے راستے میں رک گئے۔ وہ قرآن کے ساتھ زندگی بسر کر چکے ہیں، لیکن اسلام قبول نہیں کیا۔ ان میں سے کچھ وہ ہیں جنہوں نے حق کو پہچانا اور اسے تسلیم کیا، اور کچھ وہ ہیں جو حق کو تسلیم کرنے سے انکاری رہے۔ اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا، لیکن ان کی تحریروں اور بیانات میں قرآن کے اثرات نمایاں رہے، جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ کتاب برحق ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ﴾[3]

”اور بیشک یہ یقیناً رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ جسے امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے۔“

قرآن کریم کے بارے میں مغربی مفکرین کے اقوال:

1: میں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا، اور یہ مطالعہ بغیر کسی پیشگی سوچ یا تعصب کے، مکمل طور پر غیر جانبدار سائنسی طریقے سے کیا۔ میں نے اس بات کی تحقیق کی کہ قرآن کریم کا متن جدید سائنسی حقائق کے ساتھ کس حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ قرآن میں ایسا کوئی بیان موجود نہیں جو جدید سائنس کی روشنی میں تنقید کے قابل ہو۔[4]

2: (الف)۔ یہ معجزہ نبی کریم ﷺ کے کسی خاص دور سے نہیں جڑا ہوا، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے قائم ہے۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں ہمیں بتاتے ہیں: وہ تمہیں آنے والے امور کے بارے میں خبر دے گا۔ یہ چیز قرآن کریم کے اعجاز کا بنیادی نکتہ ہے۔ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے قائم ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ مزید واضح ہوتا چلا جا رہا ہے۔ قرآن ہر دور میں سائنسی ترقی سے آگے رہتا ہے، چاہے وہ علمِ طب ہو، فلکیات، جغرافیہ، زمین کی ساخت، قوانین، معاشرت یا تاریخ۔ قرآن کے بیانات میں ہمیشہ وہ حقائق ملتے ہیں جو جدید سائنس دریافت کر رہی ہے۔

(ب)۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن کو پڑھے اور اس پر غور کرے، کیونکہ یہ زندگی کی طرح ہے، جس میں ہر کسی کے لیے روشنی اور رہنمائی موجود ہے۔[5]

3: قرآن اپنی تعلیمات اور اعجاز تک ہی محدود نہیں، بلکہ یہ ایک ادبی شاہکار بھی ہے، جو انسانی جذبات کو بلند کرتا ہے اور تخیل کی وسعتوں کو نئی جہت دیتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر بن خطاب t، جو ابتدا میں اسلام کے سخت دشمن تھے، قرآن کی صرف چند آیات سننے کے بعد ہی تبدیل ہو گئے اور بعد میں ایک عظیم مومن بن کر ابھرے۔[6]

4: جب میں قرآن کے الفاظ پڑھتا ہوں تو میرے اندر یہ احساس جاگ اٹھتا ہے کہ یہ وہی سچائی ہے، جس کی ہمیشہ تلاش رہی ہے۔

یہ کتاب نہ صرف تخلیق اور دیگر معاملات کے بارے میں جوابات فراہم کرتی ہے، بلکہ واقعات کو اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ وہ کسی بھی تضاد کے بغیر مکمل ہم آہنگی کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ مذہبی کتب کے برعکس، قرآن حکیم کسی بھی اندرونی تضاد سے پاک ہے، بلکہ اس کا انداز بیان اتنا دلکش اور شاندار ہے کہ کوئی شک نہیں رہتا کہ یہ سچائی پر مبنی ہے اور یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔[7]

5: میں نے قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے (Sa:ary) کا ایک نسخہ خریدا، جو بہت قیمتی تھا۔ میں نے اس کا مطالعہ کیا تو مجھے اس کے مفاہیم میں ایک عظیم کشش محسوس ہوئی۔ اس کی سچائی میرے دل میں اتر گئی، یہاں تک کہ مجھے ایسا لگا جیسے سچائی کا چراغ میرے اندر روشنی بکھیر رہا ہو۔

---

[2] البقرہ: 146

[3] الشعراء: 192-193

[4] مشہور فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکای، جو پیرس یونیورسٹی کے سرجری ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ تھے انہوں نے 1982ء میں اسلام قبول کیا۔

[5] ابراہیم خلیل ایک مصری اسکالر، جو 1919ء میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی میں تدریس کی اور بعد میں 1959ء میں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے قرآن، تورات اور انجیل کا تقابلی مطالعہ کیا اور عربی و اسلامی ثقافت پر کئی کتابیں لکھیں۔

[6] ڈاکٹر بلاشر، ایک فرانسیسی مستشرق جو 1922ء میں پیدا ہوئے اور پیرس میں عربی ادب کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے کئی مشہور کتابیں لکھیں جن میں "تاریخ الادب العربی" (1952) اور قران کریم کا ایک نیا ترجمہ (1947-1952) شامل ہیں.

[7] ڈیبرا پوٹر: 1954ء میں امریکی ریاست مشی گن میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے صحافت کی تعلیم حاصل کی اور بعد میں 1980ء میں اسلام قبول کیا۔ وہ امریکی مسلم کمیونٹی میں فعال رہی اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ میں مصروف رہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

6: قرآنی اسلوب کسی اور کتاب سے مختلف ہے، نہ اس کا کوئی بدل ہے اور نہ ہی اس جیسا کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ یہی قرآن کے اعجاز کی بنیاد ہے۔ اور یہ سب سے بڑی معجزاتی حقیقت ہے۔[8]

7: میں نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کا ایک نسخہ اٹھایا، کیونکہ میں جاننا چاہتا تھا کہ مسلمانوں کے نزدیک یہ مقدس کتاب کیا ہے۔ میں نے اس کے معانی کو سمجھنے کے لیے پڑھنا شروع کیا، اور جیسے جیسے میں اس کے الفاظ میں غوطہ زن ہوتا گیا، حیرت اور تعجب میں اضافہ ہوتا گیا۔ جب میں نے تخلیق کے سوال پر غور کیا تو مجھے اس کا مکمل اور واضح جواب ملا: (اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزیں پیدا کیں، پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی اور انہیں ٹھیک سات آسمان بنایا، اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔)[9]

یہ آیات ہر اس طالب علم کے لیے حقیقت کی وضاحت کرتی ہیں جو سچائی کی تلاش میں ہے۔ یہ نہایت وضاحت اور بصیرت کے ساتھ حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔[10]

8: قرآن مجید ہمیشہ جہاد کی ترغیب دیتا ہے، تاکہ مسلمان متحد ہو کر ظلم کے خلاف لڑ سکیں۔ وہ ہمیشہ بے انصافی کے خلاف کھڑے ہونے اور باطل کے خلاف جدوجہد کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسی لیے، قرآن کے پیروکاروں کو ہمیشہ جدوجہد اور قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے، تاکہ سچائی غالب آئے اور منافقوں کا چہرہ بے نقاب ہو جائے۔

9: محمد ﷺ کی رسالت کی صداقت پر قرآن سب سے بڑی دلیل ہے، اور یہ آج تک ایک ایسا راز ہے، جس کی حقیقت ہر کسی پر آشکار نہیں ہوتی۔ اس کی حکمتیں ہمیشہ موجود رہیں گی، اور کوئی بھی شخص اس کتاب کو اللہ کے کلام کے سوا کسی اور چیز سے تعبیر نہیں کر سکتا۔[11]

10: حقیقی معجزہ وہی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے پہلے کے انبیاء کے معجزات سے مختلف ہو۔ ماضی کے معجزات ایک خاص وقت اور قوم تک محدود تھے، جبکہ قرآن کریم کی آیات ایک دائمی معجزہ ہیں، جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا۔ یہ معجزہ ہر زمانے اور ہر جگہ میں موجود ہے، اور جو بھی اسے پڑھتا ہے، وہ اس کے کلام الٰہی ہونے پر یقین کر لیتا ہے۔ اسی معجزے کی وجہ سے قرآن محض تلاوت کی کتاب نہیں بلکہ ہدایت اور راہِ راست کا ذریعہ ہے۔ اسی بنا پر بعض مستشرقین نے اسلام کے پھیلاؤ کو محض ایک اتفاقیہ معاملہ قرار دینے کی کوشش کی، مگر وہ یہ نہیں جان سکے کہ اسلام کی مقبولیت کی اصل وجہ قرآن کی تعلیمات اور اس کا اعجاز ہے، نہ کہ کوئی اور بیرونی اثر۔[12]

قرآن کریم چودہ صدیوں سے مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے، اور اس نے امتِ مسلمہ کی تہذیب و تمدن کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ قرآن انسان کے دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا کرتا ہے، اور اعتقاد کو آسان بنا کر دلوں میں گہرائی سے اتار دیتا ہے۔ یہ اندھی تقلید، رسم و رواج اور غیر ضروری رسومات سے آزاد کرتا ہے، اور لوگوں کو خرافات سے بچا کر سیدھے راستے پر لے آتا ہے۔ قرآن کریم نے ہمیشہ انسانیت کو اخلاقی بلندی کی طرف گامزن کیا ہے، اور ایک ایسا نظام حیات قائم کیا جو معاشرتی اتحاد اور فکری پاکیزگی کو فروغ دیتا ہے۔ اس کی تعلیمات ظلم اور زیادتی کے خلاف، اور انصاف، نرمی اور حسنِ سلوک کے حق میں ہیں۔ اسی کی بدولت مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی درجہ اعتدال اور اعتدال اور خواہشات سے دوری پیدا ہوگی، جس مثال دنیا کے کسی ایسے علاقے میں نہیں ملتی جہاں سفید نام انسان آباد ہوں۔[13]

---

[8] ولیم بشیر بکار: ایک برطانوی ادیب، جو کیمرج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل تھے۔ انہوں نے کئی مشہور کتابیں لکھیں جن میں "مضامین القسام" اور "عالم جدید" شامل ہیں۔ وہ عالمی جنگ میں بھی شریک رہے اور 1962ء میں اسلام قبول کیا۔

[9] البقرہ: 29

[10] عامر علی داؤد، ہدایت یافتہ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی تحقیق نے عیسائی پادریوں کی بددیانتی کو بے نقاب کیا وہ مذہبی کتابوں کے وسیع مطالعے میں مشغول رہے اور جب انہیں قران کی حقیقت کا ادراک ہوا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

[11] کونت دی کاسٹری: ایک مشہور فرانسیسی مصنف، جنہوں نے شمالی افریقہ میں کافی عرصہ گزارا اور مغربی افریقہ کے عربی اور اسلامی ذرائع پر تحقیق کی۔ ان کی مشہور تصانیف میں "ماخذ غیر مشہورہ عن فتح المغرب" (1950ء) اور "رحلہ دیلوماسیہ ال المغرب" (1926ء) شامل ہیں۔

[12] ایتین دینیہ: ایک مشہور فرانسیسی مفکر، جو فرانس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد الجزائر چلے گئے۔ انہوں نے 1927ء میں اسلام قبول کیا اور نصیر الدین نام اختیار کیا۔ ان کی تحریروں میں اسلامی موضوعات کو گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کی مشہور تصانیف میں "محمد اور سیرت نبوی" (1928ء) "رجال الصحراء"، "شمس العرب"، "اشعاع الحقیقیہ" اور "حج بیت اللہ الحرام" شامل ہیں۔

[13] ول ڈیورانٹ: ایک مشہور امریکی مصنف جن کی تصنیف "قصہ تہذیب" (The story of Civilization) دنیا کی سب سے مشہور تاریخی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے. انہوں نے اپنی پوری زندگی انسانی تاریخ اور تہذیب پر تحقیق میں گزاری۔ یہ کتاب 1935 میں شائع ہوئی اور بعد میں اس کے کئی مزید حصے بھی شائع کیے گئے جن میں "قصہ فلسفہ" (The story of Philosophy) بھی شامل ہے۔

(الف)۔ چونکہ قرآن کی خوبصورتی اس کے اسلوب میں ہے، اسی لیے اسے نازل کیا گیا تاکہ اسے بلند آواز میں پڑھا جائے۔ اس کے اسلوب کی فصاحت و بلاغت کو کسی ترجمے میں مکمل طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ اپنی موزونیت اور لطافت میں مشرقی حساسیت کو نمایاں کرتا ہے۔ جب قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، تو وہ قاری کے دل میں ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے، جو انسانی تحریروں میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک ایسا سحر انگیز اثر رکھتا ہے جو انسانی نفس پر گہرے نقوش چھوڑ دیتا ہے، خیالات کو بلند کرتا ہے، اور ذہن کو روشنی عطا کرتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کے بلند و بالا طرزِ بیان اور حکمت کے سحر کو جھٹلا نہیں سکتا، اور یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے ذریعے سب سے بڑی فکری اور روحانی جدوجہد کی۔

(ب)۔ قرآن تمام مسائل کا ایک کامل حل پیش کرتا ہے، جو قانون، اخلاق، سماجی نظم و ضبط اور فلاحی اصولوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام قائم کرتا ہے جو اتحاد و مساوات کو فروغ دیتا ہے اور ظلم و ناانصافی کو ختم کرتا ہے۔ یہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اور کمزوروں کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اسی طرح، فقہ اسلامی نے روزمرہ کے معاملات، لین دین، شادی بیاہ، معاہدات، تجارت، اور دیگر سماجی پہلوؤں کے لیے مفصل قواعد و ضوابط مرتب کیے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن نے بچوں، خواتین، جانوروں، صحت، لباس، اور دیگر معاملات کے متعلق بھی راہنمائی فراہم کی ہے۔

(ج)۔ بلاشبہ، شریعتِ اسلامی میں وسعت اور نرمی موجود ہے، کیونکہ یہ بنیادی طور پر ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں محض اصلاح یا وقتی تبدیلی کی گنجائش نہیں، بلکہ یہ ایک اخلاقی، سماجی اور قانونی نظام کے طور پر ابدی ہدایت فراہم کرتا ہے۔[14]

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم ایک عربی اُمّی شخص پر نازل ہوا، جو کسی رسمی تعلیم سے محروم تھا۔ مگر اس میں ایسے سائنسی حقائق موجود ہیں جو انسانیت نے صدیوں بعد دریافت کیے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ قرآن کسی انسانی ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ الہامی کتاب ہے۔[15]

$: زندگی کے ایک خاص لمحے میں، میں نے محسوس کیا کہ گویا میں نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے؛ شہرت، دولت، کامیابی... سب کچھ۔ مگر اس کے باوجود میں ایک بے قرار پرندے کی مانند تھا جو کسی نامعلوم درخت کی شاخ کی تلاش میں تھا۔ یہ قرآن کی تلاوت ہی تھی جس نے میری روح کو سکون بخشا اور مجھے ہر حقیقت کو واضح طور پر دیکھنے کی طاقت دی۔ قرآن ایک ایسا آئینہ ہے جو ہر شخص کے باطن کی حقیقت کو بے نقاب کر دیتا ہے۔[16]

%: (الف)۔ نبی کریم ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، پھر بھی ان پر ایک ایسی کتاب نازل ہوئی جو رہتی دنیا تک انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنی۔ یہ قرآن کریم وہی کتاب ہے جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی تاکہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے)۔

(ب)۔ اسلام کسی قلم کا محتاج نہیں، چاہے وہ کتنا ہی فصیح و بلیغ کیوں نہ ہو لیکن ہمارے قلم کو اسلام کی ضرورت ہے۔ یہ اپنی سچائی اور عملی اثرات کی بنیاد پر زندہ حقیقت کے طور پر ہمیشہ باقی رہے گا۔[17]

^: (الف)۔ میں اسلام کی طرف کیسے آیا؟ جب میں نے پہلی بار قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا، تو میں اس کی طرف بہت زیادہ مائل ہو گیا۔ میں اس کی آیات کی تلاوت سے لطف اندوز ہونے لگا، اور جلد ہی میرا دل اس کی سچائی کی گواہی دینے لگا۔[18]

---

14 ژاک ریسل: ایک مشہور فرانسیسی محقق اور اسلامی ادارے میں پروفیسر رہے۔

15 جینا بلیتے مشینسکا: عیسائی پس منظر رکھنے والی ایک فرانسیسی محقق، جنہوں نے جامعہ ازہر میں اسلامیات کی تعلیم حاصل کی وہ 1961ء-1965ء کے دوران عربی زبان کی ماہر بنیں اور بعد میں حقوق اور اسلامی شریعت کے اعلیٰ تعلیماتی اداروں میں تدریس سے منسلک رہیں۔

16 کیٹ سٹیونز (یوسف اسلام): ایک برطانوی گلوکار جو 1976ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی تعلیمات سے گہرا تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اپنا زیادہ تر وقت اسلامی فلاح و بہبود کے کاموں میں گزارا اور لندن میں مسلم کمیونٹی کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔

17 نصر سالب: لبنان کا ایک مسیحی محقق، جو حقیقت پسندی اور غیر جانبداری کے نظریے کی وجہ سے معروف ہے۔ اسلام پر اس کے نظریات حقیقت کے قریب سمجھے جاتے ہیں۔

18 ڈاکٹر احمد سوسہ: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک ماہر انجینیئر اور محقق، جو عراقی سائنسی اکادمی کے رکن بھی رہے۔ انہوں نے یہودی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا اور قران کریم کے متعلق سے بے حد متاثر ہوئے انہوں نے کئی تحقیقی کتابیں لکھیں، بالخصوص تاریخ اسلام اور مغربی تہذیب سے متعلق ان کی مشہور تصنیف "مفصل العرب والیہود فی التاریخ" (عربوں اور یہودیوں کی تاریخ) اور "وائ طریقی ال الاسلام" (میرا اسلام کی طرف سفر) نے علمی دنیا میں ان کے مقام کو بلند کیا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

(ب)۔بے شک قرآن کریم کی معجزاتی حقیقت سب سے زیادہ ہمارے دورِ جدید، روشنی اور علم کے اس عہد میں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے، جبکہ پہلے کے ادوار جہالت، توہم پرستی اور اندھیرے میں لپٹے ہوئے تھے۔

&: یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن واحد آسمانی کتاب ہے جو تحریف سے محفوظ ہے، اور آج بھی جوں کا توں ہے جیسا کہ اللہ نے نازل فرمایا تھا۔ جب ہم دوسری مقدس کتابوں کی طرف دیکھتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ تحریف کا شکار ہو چکی ہیں۔ مگر قرآن، اللہ کی کتاب، صدیوں سے ہر قسم کی تبدیلیوں سے محفوظ رہا ہے، اس میں ایک لفظ کا بھی فرق نہیں آیا، اور اس میں کوئی تضاد یا غلطی نہیں پائی جاتی۔ یہ وہی قرآن ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (بے شک ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں)۔[19]

*: یہ وہی کتاب ہے جو ہر دن پوری دنیا میں اسلام کے نور کو پھیلاتی ہے، مگر اس کی روشنی کسی مؤمن کے دل پر بوجھ نہیں بنتی، بلکہ برعکس، یہ مسلسل تلاوت کے ذریعے دل کو مزید روشنی بخشتی ہے۔ اگر آپ ایک دن کے لیے قرآن کو چھوڑ دیں، تو آپ محسوس کریں گے کہ آپ نے اپنے ایمان کے ایک قیمتی حصے کو کھو دیا ہے۔

یہ کتاب نہ ختم ہونے والی روشنی ہے، جس کے بغیر زندگی بے معنی لگتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ قرآن کے بغیر کوئی روح سکون پا سکے، بلکہ آج بھی ہمیں اپنے دن کو قرآن کی روشنی میں گزارنے کی شدید ضرورت ہے۔ کیا ابھی تک ایمان ہمارے دلوں میں داخل نہیں ہوا؟[20]

(: اب میں جان چکا ہوں کہ یہ بصیرت دلیل کو مسترد نہیں کرتی۔ یہ کتاب جو وحی کے ذریعے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی، اگرچہ اسے انسانی تاریخ کے تیرہ صدیوں سے بھی پہلے نازل کیا گیا تھا، مگر اس کے احکام اور حکمت آج بھی جدید دور میں بالکل واضح انداز میں سمجھی جا سکتی ہے۔ اب میں سمجھ چکا ہوں کہ یہ قرآن محض ایک تاریخی کتاب نہیں، بلکہ اس میں انسانی معاشرت اور روحانی حکمت کی لازوال حقیقتیں موجود ہیں، جو کسی بھی انسان کو اللہ کی رحمت اور اس کی حکمت سے واقف کروا سکتی ہیں۔

بے شک قرآن، اللہ کا کلام ہے، جو مسلمان کے دلوں کو زندگی بخشتا ہے اور اس کا اثر ایمان کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ مگر جو لوگ اسے صرف سننے کی حد تک رکھتے ہیں اور اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، وہ اس کے اثر کو محسوس نہیں کر سکتے، جیسے کہ وہ لوگ جو قرآن کی بلاغت کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس کے معانی کو جاننے سے قاصر رہتے ہیں۔ قرآن کی خوبصورتی اسے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں کے دلوں میں گہرائی تک اثر ڈالتی ہے، اور پھر وہ اس کے بیان اور اس کے پیغام کو پہچاننے لگتے ہیں، جیسے کہ بلاغت کی یہ گواہی ہر سننے والے کے دل پر ثبت ہو جاتی ہے۔[21]

`: بے شک قرآن ہر تہذیب اور ہر ترقی یافتہ معاشرے میں ایک بنیادی اثر رکھتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے عربوں کو دنیا کو فتح کرنے اور ایک نئی تہذیب کی بنیاد رکھنے کے قابل بنایا۔ یہ وہی قوت ہے جس نے رومی اور یونانی سلطنتوں کو پیچھے چھوڑ دیا، اور مسلم تہذیب کو ایک عظیم ترین تمدن میں بدل دیا۔ یہ محض ایک تاریخی کتاب نہیں، بلکہ ایک زندہ معجزہ ہے، جو آج بھی اپنی روشنی اور حکمت کو قائم رکھے ہوئے ہے۔[22]

~: میں جتنا بھی کوشش کروں، اس اثر کو بیان نہیں کر سکتی جو قرآن نے میرے دل پر چھوڑا۔ میں ابھی تیسری سورت کی تلاوت ختم بھی نہیں کر پائی تھی کہ قرآن نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا، یہاں تک کہ میں سجدے میں گر گئی، یہ میری اسلام میں پہلی نماز تھی۔[23]

---

[19] بشیر احمد شاد: 1928ء میں ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی طور پر ہندو مذہب کے پیروکار تھے۔ مگر انہوں نے دوسرے ادیان کا مطالعہ کیا اور آخر کار اسلام قبول کر لیا۔ ان کے والدان کے اسلام قبول کرنے پر ناخوش تھے۔ لیکن انہوں نے مسلسل تحقیق اور تلاش حق کا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ انہوں نے 20 سال کی تحقیق کے بعد اسلام کو بطور دین اختیار کر لیا۔

[20] لورا ویشیا فیگری: ایک جدید محققہ، جو اسلامی تاریخ، عربی ادب اور اسلامی فقہ میں مہارت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اسلامی تاریخ اور اسلامی قانون پر کئی تحقیقی مضامین لکھے اور جدید اسلامی دنیا پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

[21] ڈاکٹر نشات فہمی: یہ امریکہ کی یونیورسٹی اف اوہائیو میں تاریخ کے پروفیسر تھے اور اسلامی علوم پر گہری تحقیق رکھتے تھے۔ انہوں نے مسلم تہذیب اور تاریخ پر کئی علمی مقالے تحریر کیے، اور ان کے مضامین مسلم نشاۃ ثانیہ اور اس کے سیاسی و سماجی اثرات پر مذکور رہے.

[22] البادیہ ایلزبتھ کورڈ: یہ ایک برطانوی نژاد مسافرہ تھیں جنہوں نے مسلمانوں کے حج کے سفر کا تفصیلی مطالعہ کیا اور پھر "الحج الی مکۃ" (مکہ کا حج) کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جسے بعد میں عربی میں "البحث عن اللہ" (اللہ کی تلاش) کے عنوان سے ترجمہ کیا گیا۔

[23] عائشہ برجٹ ہونی: وہ ایک عیسائی انگریز خاندان میں پیدا ہوئیں۔ فلسفہ سے شغف رکھتی تھیں پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے کینیڈا چلی گئیں۔ وہیں یونیورسٹی میں ان کے لیے اسلام سے متعارف ہونے کا موقع میسر آیا، جس کے نتیجے میں وہ اللہ پر ایمان لے آئیں اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں وہ نائیجیریا میں ایک ہائی سکول میں بطور معلمہ کام کرتی رہیں۔

خلاصہ بحث:

اس مطالعے سے یہ نکات سامنے آئے:

1. مغربی محققین کے ہاں قرآن کے متعلق آراء نہایت متنوع ہیں، جن میں شدید تنقید سے لے کر بے حد تحسین تک تمام زاویے موجود ہیں۔
2. قرآن کی لسانی اعجاز، بیانی ترتیب، اور تاریخی مطابقت کو متعدد غیر مسلم اہلِ علم نے سراہا ہے۔
3. جدید مغربی علمی روایت میں قرآن کو ایک وثیق تاریخی متن کے طور پر زیادہ فوقیت مل رہی ہے۔
4. تنقیدی مستشرقین کے بہت سے شبہات جدید تحقیق کے مقابلے میں کمزور ثابت ہوئے ہیں۔
5. متعدد مغربی مفکرین قرآن کے روحانی اثرات، اخلاقی پیغام اور تہذیبی کردار کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔
6. یہ تنوع اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قرآن محض مذہبی متن نہیں بلکہ ایک عالمی فکری میراث بھی ہے۔

تجاویز و سفارشات:

1. قرآن پر مغربی علمی کام کا منظم تجزیہ انجام دیا جائے تاکہ مسلم محققین کو عالمی علمی مباحث کا واضح نقشہ مل سکے۔
2. جامعات میں قرآن اور مستشرقین کے موضوع پر خصوصی سیمینارز اور کورسز متعارف کرائے جائیں تاکہ تنقید اور تحقیق دونوں کا متوازن فہم پیدا ہو۔
3. اسلامی اور مغربی محققین کے درمیان مشترکہ تحقیقی پروجیکٹس قائم کیے جائیں تاکہ مکالمے اور فہم میں اضافہ ہو۔
4. مغربی دنیا میں پائے جانے والے غلط فہمیوں کو علمی تحقیق کے ذریعے درست کیا جائے، خصوصاً تاریخِ قرآن، تدوینِ قرآن اور اعجازِ قرآن سے متعلق۔
5. قرآن کی علمی اور عقلی بنیادوں کو بین الاقوامی سطح پر پیش کرنے کے لیے جدید تحقیقی اسلوب اپنایا جائے تاکہ معاصر ذہن کے لیے قائل کن دلائل سامنے آئیں۔
6. قرآن کے اخلاقی و انسانی پیغام کو عالمی تحقیق کا حصہ بنایا جائے کیونکہ یہی پہلو مغربی مفکرین کے ہاں زیادہ اثر پیدا کرتا ہے۔